قیمت کے لحاظ سے؟ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ ہر سال زمین کی قیمت نکالنا ایک مسئلہ ہے۔

ج: زکوٰۃ کی ادایگی کے اعتبار سے زمین کی دو قسمیں ہیں:

۱- ایک زمین وہ ہوتی ہے جسے انسان صرف اس نیت سے خریدتا ہے کہ کچھ مدت گزرنے کے بعد جب اس کی قیمت میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا، تو اسے فروخت کر کے کچھ فائدہ کما لے۔ ایسی صورت میں زمین کی حیثیت عروض التجارۃ (مالِ تجارت) کی سی ہے۔ چنانچہ جس طرح مالِ تجارت کی قیمت کا اندازہ کر کے اس کی زکوٰۃ نکالی جاتی ہے، اسی طرح اس زمین کی قیمت کا اندازہ کر کے اس پر ڈھائی فی صد کے حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ یہ امر ملحوظ رہے کہ قیمت کا اندازہ ہر سال لگایا جائے کیوں کہ ہر سال اس کی قیمت میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ جب اس کی قیمت میں اضافہ ہو رہا ہے تو بلاشبہہ اس کی زکوٰۃ کی مقدار میں بھی اضافہ ہونا چاہیے۔ یہی جمہور علما و فقہا کا قول ہے۔ البتہ امام مالک کہتے ہیں کہ زمین کی قیمت کا اندازہ صرف ایک بار لگایا جائے اور اس کی زکوٰۃ بھی صرف ایک بار ادا کی جائے گی، یعنی اسے فروخت کرتے وقت، اس زمین کی جو قیمت ملتی ہے اس میں سے ڈھائی فی صد زکوٰۃ کی مد میں نکال دیا جائے گا۔ بہر حال جمہور علما کا قول زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کیوں کہ جس زمین کو آپ نے اس سال ۱۰ ہزار میں خریدا ہے، دو سال کے بعد آپ اسے ۵۰ ہزار میں فروخت کرتے ہیں، تو کیا آپ کا ضمیر گوارا کرے گا کہ زکوٰۃ صرف ۱۰ ہزار پر نکالیں؟ بعض حالتوں میں امام مالک کے مسلک پر بھی عمل کیا جاسکتا ہے، مثلاً ایسی حالت میں کہ زمین کی قیمت بہت گر گئی ہو۔ آپ نے اسے ۱۰ ہزار میں خریدا اور کئی سال گزرنے کے باوجود اس کی قیمت ۱۰ ہزار سے بھی کم ہو۔ ایسی صورت میں امام مالک کے مسلک پر عمل کیا جاسکتا ہے۔

۲- دوسری زمین وہ ہوتی ہے، جسے فروخت کرنے کے لیے نہیں بلکہ اس پر کرایے کی خاطر دکان یا مکان بنانے کے لیے خریدتے ہیں۔ ایسی زمین پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔ البتہ تعمیر کا کام مکمل ہوجانے کے بعد جو کرایہ اس دکان یا مکان سے آئے گا اس پر زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہوگا۔

(ڈاکٹر محمد یوسف قرضاوی، ایضاً، ص ۱۳۹-۱۴۰)